پکی قبور کے متعلق ایک استفسار اور اس کے جواب پر ایک تعاقب

ماہنامہ "میثاق" لاہور کے ماہ فروری کے شمارہ میں جناب ضیاء الحسن فاروقی صاحب ایم۔اے کا پختہ قبور سے متعلق ایک نہایت مفصل اور مدلل استفسار شائع ہوا اور فاروقی صاحب نے ڈاکٹر اسرار احمد سے اس کا مفصل اور مدلل جواب طلب کیا ہے ڈاکٹر صاحب یا ادارہ "میثاق" نے صرف چھ سطروں میں اس کا جواب دیا اور اس میں کسی دلیل کو ہاتھ لگانے کی زحمت گوارا نہیں کی قارئین کی سہولت کے لیے فاروقی صاحب کا مفصل استفسار ڈاکٹر صاحب کا چھ سطری جواب فاضل دوست طارق رشید آف کراچی کا مدلل تعاقب ہدیہ قارئین ہیں۔
(ادارہ)

مکرمی ومحترمی جناب: ڈاکٹر اسرار احمد صاحب سلمۃ الرحمٰن۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ، آپ کو ایک مسئلہ پر تکلیف دینے کی جسارت کر رہا ہوں۔ اس امید پر کہ آپ اس مسئلہ کا قرآن و سنت کی روشنی میں واضح اور مدلل حل پیش کریں گے نیز شرعی لحاظ سے آپ پر واجب بھی ہے کہ آپ وہ علم لوگوں تک پہنچائیں جو اللہ تعالےٰ نے آپ کو عنایت فرمایا ہے۔ مسئلہ ایک مستند حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے پیدا ہوا ہے۔ اب میں اسے ترتیب وار پیش کرتا ہوں۔

۱۔ ارشادِ باری تعالےٰ ہے۔

وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا (الحشر ۷)

"اور رسولؐ جو کچھ تمہیں دیں وہ لے لو اور جس بات سے منع کریں رُک جاؤ"

اس آیتِ کریمہ کے تحت جس بات کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں حکم دیں ہمیں چاہیے کہ اس پر سختی سے عمل کریں اور جس بات سے روکیں بلا چون وچرا رک جائیں۔ یہ نہ دیکھیں کہ اس بات پر عمل کرنے یا نہ کرنے سے کیا فائدہ ہوتا ہے۔ ہمیں چاہیے کہ اپنی تاویلیں نہ کریں بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت میں سرِ تسلیم خم کر دیں۔

۲ - مَنْ يُطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ - (النسآء : ۸۰)

"جس نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کی اس نے درحقیقت اللہ کی اطاعت کی" اور ساتھ ہی ہمیں اللہ تعالےٰ کا یہ حکم بھی سامنے رکھنا چاہیئے کہ :-

۳ - وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا - (الاحزاب : ۳۶)

"اور جس نے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی وہ تو صریح گمراہی میں جا پڑا۔"

پھر اللہ تعالےٰ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی نافرمانی اور اس کے خلاف عمل کرنے والوں کیلئے فرماتا ہے -

۴ فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖٓ اَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ (النور ۶۳)

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی خلاف ورزی کرنے والوں کو ڈرنا چاہیے کہ وہ خلاف ورزی کرکے کسی فتنے میں گرفتار نہ ہو جائیں - یا ان پر دردناک عذاب نہ آجائے۔"

ان آیات کی روشنی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک حکم ہے ، جس پر عمل کرنا ہم پر واجب ہے اگر حکم عدولی کریں گے تو درج بالا آیات میں وارد شدہ تنبیہ سے ہمیں کیا نقصان پہنچ سکتا ہے ؟ اس کا اندازہ تو خوب لگایا جا سکتا ہے -

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ہے کہ :-

عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّجَصَّصَ الْقَبْرُ وَاَنْ يُّبْنٰى عَلَيْهِ وَاَنْ يُّقْعَدَ عَلَيْهِ -

(مسلم شریف جلد ۱ صـ ۳۱۲ مشکوٰۃ شریف جلد ۱ - باب دفن المیّت پہلی فصل حدیث ۵)

ترجمہ :- حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے - کہا : رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ؛ قبر کو پختہ بنانے سے ، اور اس پر عمارت بنانے سے ، اور اس پر بیٹھنے سے (روایت کیا اسکو مسلم نے)

مندرجہ بالا حدیث شریف میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منع فرما رہے ہیں کہ قبر کو پختہ نہ بناؤ اور اس پر عمارت بھی نہ بناؤ اور اُس پر عمارت بھی نہ بناؤ - اور اللہ تعالےٰ فرماتا ہے - وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا -

"اور جس بات سے منع کریں رک جاؤ۔"

اب یہاں سوچنے کا مقام اور لمحۂ فکریہ یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں کہ بظاہر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس حکم کی خلاف ورزی اس قدر زیادہ ہو رہی ہے کہ کثیر تعداد میں قبروں پر گنبد اور عمارتیں بنی ہوئی ہیں - اور قبریں پختہ بھی ہیں - یعنی جن دو باتوں سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے وہی باتیں کثرت سے

ہو رہی ہیں ۔ اور کوئی عالم اس سے نہیں روکتا ۔ اولیائے کرام کے مزارات پر گنبد موجود ہیں ۔ اس کے علاوہ قبریں تو بہت پختہ ہیں ۔

کیا اس عمل سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کی حکم عدولی نہیں ہو رہی ۔ ؟ مجھے اس سوال کا مدلل جواب چاہیئے ۔

میرا ایمان تو یہ ہے کہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ایک بات سے روکا ہے ۔ تو بس رُک جاؤ ۔ اس میں کسی تاویل نکالنے کا جواز پیدا نہیں کرنا چاہیئے ۔ محدثین ، فقہاء اور علماء نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے ۔ تمام فتاویٰ کی بنیاد بھی رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی ارشاد ہے مختصراً تفصیل لکھ دیتا ہوں ۔ ویسے صحیح حدیث کے ہوتے ہوئے ان حوالوں کی ضرورت نہیں ہے ۔

۱ ۔ امام نوویؒ شرح مسلم جلد ۱ ـــــ قبر پر عمارت بنانا اگر (وہ جگہ) عمارت بنانے والے کی ملک ہے تو مکروہ ہے اور اگر عام مقبرہ ہے تو حرام ہے ۔"

۲ ۔ حضرت امام ابو حنیفہؒ و امام محمدؒ ـــــ کتاب الآثار ، امام شافعیؒ وغیرہ ۔

۳ ۔ علامہ حلبی الحنفیؒ ـــــ حوالہ کبیری ص ۵۹۹ ۔

۴ ۔ حافظ ابنِ ہمام الحنفیؒ ـــــ فتح القدیر جلد ۲

۵ ۔ علامہ ابنِ عابدین الحنفیؒ ـــــ شامی ج ۱ ص ۱۰۱

۶ ۔ ملا علی قاریؒ ـــــ مرقات ج ۱ ص ۲۴۶ میں لکھتے ہیں ۔

وھی ما انکرہ ائمۃ المسلمین کالبناء علی القبور وتجصیصھا ۔

ترجمہ :۔ " بدعت وہ ہے ، جس کا ائمہ مسلمین نے انکار کیا ہو جیسے قبروں پر عمارت بنانا اور انہیں پختہ کرنا ۔"

۷ ۔ فتاویٰ عالمگیریؒ مصری ج ۱ ۔

المکروہ التحریمی عند الامام (ابو المکارم ج ۳)

ولیسنم القبر قدر الشبر ولا یرفع ولا یجصص ویکرہ ان یبنیٰ علی القبر ۔

۸ فتاویٰ رضویہ ـــــ "قبروں پر گنبد بنانا ، انہیں پختہ کرنا حرام ہے ۔ میرے والد اور والدہ اعلیٰ حضرت احمد رضا خان بریلوی کی قبریں ایک بالشت اُونچی ہیں ۔ اور ان پر کوئی عمارت نہیں ۔"

وضاحت : میں اہلِ سنت مسلمان ہوں ۔ لیکن رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کو پڑھ کر حیرت میں گم ہو گیا ہوں اور یہ سوچنے پر مجبور ہو گیا ہوں کہ یہ کیسے ہو رہا ہے اور کیوں ہو رہا ہے ۔ ؟ اگر کوئی یہ کہے کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تخصیص میں سے ہے ۔ نبیؑ جہاں فوت ہوتا ہے وہیں دفن ہوتا ہے اور

ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ مبارک پر پہلے ہی چھت موجود تھی۔ علاوہ ازیں اسلام کے دشمن عناصر کی شرارتوں اور ہتھکنڈوں سے محفوظ رکھنے کے لیے روضۂ انور کی حفاظت بہرحال ضروری سمجھی گئی۔ جیسا کہ نورالدین زنگی کے دور میں قبرِ انور کو نقصان پہنچانے کی ناپاک جسارت کی گئی تھی۔

نیز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے گنبدِ خضراء کے مقابلے میں گنبد تعمیر کرانا بھی مناسب نہیں۔ شاید ادب کے بھی خلاف ہو۔ کچھ باتیں انبیاء کے ساتھ مخصوص ہوتی ہیں۔ جن پر امت کا کوئی حق نہیں ہوتا۔

ان سب باتوں کے علاوہ سب سے مقدم تو نہی کا حکم ماننا ہے کہ رُک جاؤ۔ بس رُک جاؤ۔ حدیث میں نہی کا لفظ استعمال ہوا ہے اور اللہ کا حکم بھی یہی ہے۔ کہ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے ہوتے ہوئے ہم گنبدِ خضراء کو بطورِ دلیل نہیں پیش کر سکتے۔ کیونکہ دونوں میں تضاد ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا گنبدِ خضراء نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تخصیص ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ہمارے لیے حجت ہے۔

البتہ ایک صورت ہوسکتی ہے۔ وہ یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی فرمان اس حدیث کا ناسخ ہو۔ جیسے آیاتِ قرآنیہ میں ناسخ و منسوخ ہیں ویسے ہی احادیث میں بھی ہیں۔

اگر کوئی ایسی صحیح اور اس حدیث سے بلند تر (ثقاہت اور صحیح ہونے میں) حدیث ہو تو پھر مذکورہ بالا حدیث منسوخ ہوسکتی ہے۔ اور عمارت بنانے والی حدیث (اگر کوئی ہو) تو اس پر عمل ہوسکتا ہے۔ اور اگر کوئی ایسی ہی صحیح حدیث اس حدیث کو منسوخ نہیں ہوتی تو پھر اسی حدیث پر عمل ہونا چاہیے۔ یا یہ ثابت ہو جائے کہ مسلم کی یہ حدیث ضعیف ہے۔

آپ سے عاجزانہ درخواست ہے کہ اس مسئلہ کی وضاحت فرمائیں۔ یا اس حدیث کی ناسخ حدیث سے آگاہ فرمائیں مع حوالہ جات۔ مثلاً بخاری و مسلم یا صحاح ستہ کی کسی کتاب یا مسند احمد وغیرہ میں کوئی ایسی واضح صحیح حدیث ہو جو مذکورہ حدیث کو منسوخ کر دے۔ یا یہ ثابت کر دیں کہ مذکورہ حدیث ضعیف ہے۔

ورنہ تو: وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا۔ قرآن حکیم سورۃ الحشر (۷) پر عمل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔ اور ہمیں یہ بھی یاد رکھنا ہے کہ:

وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا۔ (الاحزاب ۳۶)

"اور جس نے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی۔ وہ تو کھلی گمراہی میں جا پڑا۔"

بوجہ عالم دین قرآن و سنت کے مطابق صحیح جواب دینا آپ پر واجب ہے ورنہ قیامت کے دن آپ جوابدہ ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر سے نوازے، آمین۔

نیازمند ضیاء الحسن فاروقی (ایم، اے)

آپ کی تحقیق بالکل حق ہے ۔ اس میں کسی شبہ کی گنجائش نہیں ہے کہ پکی قبریں بنانے اور ان پر مقبرے تعمیر کرنے کی شریعت میں ممانعت ہے اہل سنت کے تمام مکاتب فکر اس کے قائل ہیں ۔ ہمارے معاشرے میں دین کے حقیقی علم کے فقدان کا یہ بھی ایک مظہر ہے ہماری اکثریت فرائض دینی تک سے غافل ہے اس کے معاملے میں یہ بہرحال کم تر برائی ہے ۔ البتہ اس کے اثم ہونے میں کوئی کلام نہیں ہے (ادارہ)

ماہنامہ "میثاق" لاہور کے فروری ۱۹۸۵ء کے شمارہ میں "افکار و آراء" کے تحت جناب ضیاء الحسن صاحب فاروقی (ایم ۔ اے) کا پکی قبور سے متعلق ایک استفسار شائع ہوا ہے ۔ جس میں انہوں نے آیات قرآنی فرما کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمانبرداری کرنے کا حکم اور نافرمانی کرنے والوں کو وعید باری تعالیٰ کی طرف توجہ دلائی ہے ۔ اور پھر مزید صحیح حدیث کے ذریعے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم یاد دلایا ہے اور اپنی اس (بجا طور سے) پریشانی کا اظہار کیا ہے کہ کثیر تعداد میں قبروں پہ گنبد اور عمارتیں بنی ہوئی ہیں اور قبریں پختہ بھی ہیں یعنی جن دو باتوں سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے ۔ وہی باتیں کثرت سے ہو رہی ہیں اور کوئی عالم اس سے نہیں روکتا ۔ اولیائے کرام کے مزارات پہ گنبد موجود ہیں اس کے علاوہ قبریں تو بہت پختہ ہیں ۔ سائل نے آخر میں ڈاکٹر صاحب (اسرار احمد صاحب) سے بڑی درد مندی سے عاجزانہ درخواست (کی) ہے کہ اس مسئلہ کی وضاحت فرمائیں ۔ اور ڈاکٹر اسرار احمد صاحب کو یہ بھی یاد دلایا ہے کہ "بوجہ عالم دین قرآن وسنت کے مطابق صحیح جواب دینا آپ پر واجب ہے ۔ ورنہ قیامت کے دن آپ جوابدہ ہوں گے۔

مگر افسوس کہ ڈاکٹر اسرار صاحب سائل کی عاجزانہ درخواست پر خود کوئی توجہ نہ دے سکے اور "ادارہ" کی طرف سے ساڑھے چار صفحات پر مشتمل استفسار کا "جواب" کل چھ سطروں میں دیا گیا ۔ (اس میں سے بھی پہلی تین سطروں میں سائل ہی کی بات کو دہرایا گیا ہے") اور اس اہم مسئلہ کو جو عقیدے سے براہ راست تعلق رکھتا ہے صرف ایک مختصر سا جملہ کہہ کر لپیٹ دیا گیا کہ ہمارے معاشرے میں دین کے حقیقی علم کے فقدان کا یہ بھی ایک مظہر ہے ۔ بلکہ یہ لکھ کر اس مسئلے کی اہمیت اور بھی کم کرنے کی کوشش کی گئی کہ ہماری اکثریت فرائض دینی سے غافل ہے ۔ اس کے معاملے میں بہرحال کمتر برائی ہے ۔

حالانکہ اونچی و پکی قبور کو مسمار کرنا ایک دینی فریضہ ہے جس کی اہمیت اس حدیث سے بخوبی واضح ہو جاتی ہے جو مشکوٰۃ (عربی جلد کے) ص ۱۴۸ پر صحیح مسلم کے حوالے سے درج ہے ۔

عن ابی الہیاج اسدی قال، قال لی علیؓ الا ابعثک علی ما بعثنی علیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لا تدع تمثالا الا طمستہ ولا قبرا مشرفا الا سویتہ (رواہ المسلم)

ترجمہ:۔ ابوالہیاج اسدیؒ روایت کرتے ہیں کہ علی رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا کہ " اے ابوالہیاج کیا میں تم کو اس کام کے لیے نہ بھیجوں جس کام کے لیے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا تھا۔ اور وہ کام یہ ہے کہ جاؤ اور جو تصویر تم کو نظر آئے اسے مٹا دو اور جو قبر اونچی ملے اسے برابر کر دو (مشکوٰۃ ص۱۴۸ مسلم)

اس کے علاوہ امام شافعیؒ اپنی کتاب " الام" میں تحریر فرماتے ہیں کہ مکہ مکرمہ کے علماء قبروں پر بنی ہوئی عمارت کو گرا دینے کا حکم دیا کرتے تھے (شرح المسلم للنووی جلد ۱ صفحہ ۳۱۲ طبع مصر

محترم ضیاء الحسن فاروقی صاحب نے جس کرب و دردمندی سے اس اہم مسئلہ کو اٹھایا ہے اس کا براہ راست تعلق عقیدہ سے ہے۔ اور بہر حال عقیدے کو دین میں بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ اگر عقیدہ درست نہیں تو پھر سارے اعمال بے کار ہیں۔ راکھ کے ڈھیر کے مانند۔ مشاہدہ عام طور سے یہی ہے کہ جو لوگ بھی ان اولیاء اللہ کے مزارات پر جاتے ہیں۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس حکم کے بموجب نہیں جاتے جو ابنِ ماجہ کی اس حدیث میں وارد ہوا ہے۔ اور جس کے راوی عبداللہؓ ابنِ مسعود ہیں۔

عن ابن مسعودؓ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال کنت نھیتکم عن زیارۃ القبور فزوروھا فانھا تزھد فی الدنیا و تذکرہ الاخرۃ (ابنِ ماجہ فی المسلم تذکر الموت مشکوٰۃ ص۱۵۴۔

ترجمہ:۔ عبداللہ ابن مسعودؓ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ لوگو! میں نے تم کو قبروں پر جانے سے منع کر دیا تھا۔ لیکن اب اجازت دیتا ہوں کیونکہ قبروں کو دیکھ کر دنیا سے بے رغبتی پیدا ہوتی ہے اور آخرت یاد آتی ہے۔ (ابنِ ماجہ) اور مسلم میں ہے کہ یہ قبریں موت یاد دلاتی ہیں (مشکوٰۃ ص۱۵۴

بلکہ دیکھنے میں یہ آیا ہے کہ ان سنگِ مرمر کے بنے ہوئے خوبصورت اور خوشبوؤں سے بوجھل مزاروں پر آنے والے کبھی قبر کے آگے جھکے جاتے ہیں تو کبھی اس کی پائنتی کے پتھر کو چومتے ہیں کبھی قبر کی خاک بدن پر ملتے ہیں تو کبھی اس کے گرد چکر لگا کر " طواف" کرتے ہیں کبھی اس قبر کے آگے ہاتھ باندھے اپنی حاجات بیان کرتے ہیں تو کبھی نذر و نیاز و چڑھاوے چڑھانے لگتے ہیں۔ واپس ہونے لگتے ہیں تو صاحب قبر کے خوف سے الٹے پیروں واپس ہو جاتے ہیں کہ مبادا قبر کی طرف پیٹھ نہ ہو جائے اولاد ہو تو نہلا دھلا کر لاتے ہیں اور فرش پر ڈال دیتے ہیں۔ دولہا کو نکاح کے واسطے لیے جا رہے ہوں تو پہلے بابا کی قبر پر حاضری دیتے ہیں یعنی جو خوف و عقیدت مندی اللہ واحد کی ذات سے ہونی چاہیے جو اظہارِ عبودیت کے مراسم ذات باری تعالےٰ کے لیے مخصوص ہونے چاہئیں وہ ان سنگِ مرمر کی سلوں کے نیچے دفن ان ہستیوں کے لیے مخصوص کر دیئے گئے ہیں جن کے بارے میں قرآن مجید میں واضح طور سے ارشاد ہوا ہے کہ

اموات غیر احیاءٍ وما یشعرون ایان یبعثون (النحل ۲۱)

"مردہ ہیں نہ کہ زندہ اور انہیں یہ شعور نہیں کہ انہیں کب (دوبارہ زندہ کر کے) اُٹھایا جائے گا (سورۃ النحل ۲۱)
مالک الملک کو سب سے زیادہ نفرت اس بات سے ہے کہ اس کے ساتھ کسی اور کو شریک ٹھہرایا جائے مالک اس کو ظلم عظیم سے تعبیر کرتا ہے جیسا کہ سورۃ القمان کی ۱۳ ویں آیت میں ارشاد ہوا ہے۔

ان الشرك لظلم عظيم ۔ بے شک شرک ظلم عظیم ہے۔

اور کہیں مالک شرک کو گالی سے تعبیر فرماتا ہے جیسا کہ صحیح بخاری کی روایت ہے ابن آدم شتمنی ابن آدم مجھے گالی دی ہے" حتی کہ جو شخص شرک کی نجاست میں لت پت ہو کر بغیر توبہ کئے مر گیا تو اللہ تعالیٰ کبھی اس کو معاف نہ کرے گا اور وہ ہمیشہ جہنم کی آگ میں جلتا رہے گا۔ چاہے اس کی زندگی اعمال صالحہ کرتے ہوئے گزری ہو۔ اس نے نمازوں پر نمازیں پڑھی ہوں یا روزے پر روزے رکھے ہوں چاہے وہ الحاج ہو یا زکوٰۃ ادا کرتے وقت اپنے خزانے لٹا دیتا ہو۔ اگر اس کے دامن ایمان پر شرک کا شائبہ بھی پایا گیا تو مالک اسے معاف نہ کرے گا جیسا کہ قرآن کریم کی بے شمار آیتیں اس پر گواہ ہیں۔

ان الله لا يغفر ان يشرك به ويغفر مادون ذالك لمن يشاء (النساء ۱۱۶)

اللہ کے ہاں بس شرک ہی کی بخشش نہیں ہے اس کے سوا سب کچھ معاف ہو سکتا ہے جس کو وہ معاف کرنا چاہے
شرک سے مالک اس قدر بیزار ہے کہ سورۃ الانعام میں اپنے اٹھارہ برگزیدہ انبیاء کا نام لینے کے بعد فرمایا اگر ان میں سے کہیں کوئی شرک کر بیٹھتا تو اس کے سارے اعمال غارت جاتے۔

ولواشركوا لحبط عنهم ما كانوا يعملون (الانعام ۸۸)

ترجمہ:۔ لیکن اگر کہیں ان لوگوں (انبیاء) نے شرک کیا ہوتا تو ان سب کا کیا کرایا غارت ہو جاتا۔
حتی کہ خود نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ تم کو اور تم سے پہلے گزرے ہوئے سارے انبیاء کو وحی بھیج کر بتلایا گیا ہے کہ

لئن اشركت ليحبطن عملك ولتكونن من الخسرين (الزمر: ۶۵)

ترجمہ:۔ اگر (بفرض محال) تم نے شرک کیا تو تمہارا سرمایۂ عمل ضائع ہو جائے گا اور تم دیوالیہ ہو جاؤ گے۔
سب سے اہم بات یہ کہ پچھلی امتوں کو شرک کی لعنت میں مبتلا کرنے میں قبروں کا بہت بڑا حصہ ہے اللہ کے رسول ؐ نے پہلے ہی خبردار کر دیا تھا۔

عن جندب ؓ قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول الا وان من کان قبلکم کانوا یتخذون قبور انبیاءھم وصالحیھم مساجد الا فلا تتخذو والقبور مساجد انی انھاکم عن ذالک
(مشکوٰۃ ص ۶۹ رواہ المسلم)

جندب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ لوگو! کان کھول کر سن لو کہ تم سے پہلے جو لوگ گزرے ہیں انہوں نے اپنے انبیاء اور اپنے اولیاء کی قبروں کو عبادت گاہ اور سجدہ گاہ بنا لیا تھا سنو! تم قبروں کو سجدہ گاہ نہ بنانا۔ اس فعل سے میں تم کو منع کرتا ہوں (اس حدیث کو امام مسلمؒ نے بیان فرمایا)

میرے خیال میں اتنے اہم اور بنیادی نوعیت کے مسئلے کو یوں سرسری طور پر نہیں لیا جانا چاہیے تھا بلکہ اس کی شفاعت سے تو لوگوں کو آگاہ کرنا بہت ضروری ہے۔

دو باتیں سائل محترم کی بھی تصحیح طلب ہیں ایک بات گنبدِ خضراء کے متعلق ہے، فاروقی صاحب نے تحریر فرمایا ہے کہ۔ اگر کوئی یہ کہے کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر انور پر یہ گنبد بنا ہوا ہے تو اس کا جواب میری ناقص عقل میں یہ آتا ہے کہ وہ رسولِ اکرمؐ کی تخصیص میں سے ہے۔

فی الحقیقت ایسی کوئی بات نہیں کہ خصوصی طور پر کسی نبی کی قبر پر قبہ یا عمارت کی تعمیر کی اجازت دی گئی ہو۔ یہ بات اپنی جگہ بالکل درست ہے کہ نبی جہاں فوت ہوتا ہے وہیں دفن کیا جاتا ہے۔ ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ پر پہلے سے چھت بھی موجود تھی لیکن بہر حال اس گنبدِ خضراء کا ساڑھے چھ سو سال تک (نبیؐ کی وفات کے بعد) کوئی وجود نہ تھا۔ اس گنبدِ خضراء کی تاریخ وفا الوفاء للمسعودی کی جلد ۲ اور ص ۲۳۶، ۴۳۵ میں یوں درج ہے کہ "تقریباً سات سو سال تک قبرِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر کوئی عمارت نہیں تھی پھر ۶۷۸ھ میں منصور بن قلاون صالحی (بادشاہ مصر) نے کمال احمد بن برہان عبدالقوی کے مشورہ سے لکڑی کا ایک جنگلہ بنوایا اور اسے حجرہ کی چھت پر لگا دیا اس کا نام "قبہ رزاق" پڑ گیا۔ اس وقت کے علماء ہر چند کہ اس صاحبِ اقتدار کو نہ روک سکے مگر انہوں نے اس کام کو بہت برا سمجھا اور جب یہ مشورہ دینے والا کمال احمد معزول کیا گیا تو لوگوں نے اس کی معزولی کو اللہ کی طرف سے اس کے اس فعلِ غلط کی پاداش شمار کیا۔ پھر الملک الناصر حسن محمد قلاوون نے اور اس کے بعد ۷۶۵م میں الملک الاشرف شعبان بن حسین بن محمد نے اس میں تعمیری اضافے کئے یہاں تک کہ موجودہ تعمیر عمل میں آئی۔ یہ تو ہے گنبدِ خضراء کی تاریخ اور یہ نور الدین زنگی کا واقعہ تو بالکل بے اصل ہے اور دوسرے من گھڑت تاریخی قصوں کی طرح کا ایک قصہ ہے۔

مدیرِ محترم! امید ہے کہ ان چند موٹی موٹی باتوں سے کافی حد تک اس مسئلہ کی اہمیت واضح ہو جاتی ہے۔ اب اگر آپ مناسب خیال فرمائیں تو براہِ کرم اس مکتوب کو "میثاق" کی قریبی اشاعت میں جگہ دیں۔ تاکہ ان لوگوں تک بھی حقائق پہنچ جائیں جنہوں نے محترم ضیاء الحسن صاحب فاروقی

[باقی صفحہ ...]